انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز

کے زیرِ اہتمام

دو روزہ قومی کانفرنس

بعنوان

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

شخصیت، علمی سرمایہ اور قائدانہ نقوش

بتاریخ: ۲۵، ۲۶/نومبر ۲۰۲۳

بمقام: کانفرنس ہال، انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز، نئی دہلی

تصوراتی خاکہ

INSTITUTE OF OBJECTIVE STUDIES
162, Jogabai Main Road, Jamia Nagar, New Delhi-110025
Tel: 011-26981187, 26987467, 26989253 Fax: 26981104
E-mail: ios.newdelhi@gmail.com, info@iosworld.org
Website: www.iosworld.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس سال ۲۰۲۳ میں رمضان کی بہار آئی تو وہ گل شگفتہ، گلچین قدرت کے ہاتھوں توڑ لیا گیا جو جان بہار تھا، جس کے دم سے گلستاں کا نکھار تھا، جو مسلمانان ہند کا گل سرسبد تھا، جو مسلمانان ہند کی آبرو تھا، جس کے لیے ''ترکش مارا خدنگ آخریں'' کا عنوان زیب دیتا تھا۔ یعنی ۲۱ر رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ/ ۱۳ر اپریل ۲۰۲۳ کو مرشد الامت حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کا انتقال ہو گیا۔ اس وقت ان کی عمر ۹۴ر سال تھی۔ ان کے وصال سے اسلامیان ہند کا چمن اجڑ گیا۔ بلا مبالغہ لاکھوں لوگوں نے جنازے میں شرکت کر کے اپنے محبوب قائد کو الوداع کہا۔ مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کی شخصیت ایسی ہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں غیر معمولی مقبولیت اور محبوبیت عطا فرمائی تھی۔ جب کسی کی مقبولیت آسمان پر لکھ دی جاتی ہے تو اہل زمین بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی (۱۹۲۹-۲۰۲۳) کی زندگی کے متعدد عناوین ہیں اور ان میں سے ہر عنوان نہایت روشن اور تابناک ہے۔ وہ ایک مفکر بھی تھے، مصنف بھی تھے، قائد بھی تھے، صحافی بھی تھے، عربی کے انشا پرداز بھی تھے، تاریخ کے رمز شناس بھی تھے، ماہر تعلیم بھی تھے، منتظم بھی تھے، مرشد و مربی بھی تھے اور واعظ و مبلغ بھی تھے۔ ان کی مبارک زندگی کے یہ تمام گوشے اپنے آپ میں بڑی وسعت رکھتے ہیں۔ ہر گوشے پر تفصیل سے گفتگو کی جائے تو بآسانی کئی ضخیم جلدیں تیار ہو سکتی ہیں۔

ندوۃ العلماء

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کی پوری زندگی ندوۃ العلماء سے وابستہ رہی۔ نوعمری میں تعلیم کے تمام مراحل دار العلوم ندوۃ العلماء میں انجام پائے۔ ۱۹۴۸ میں دار العلوم ندوۃ العلماء سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد ۱۹۴۹ میں انھیں معاون مدرس رکھ لیا گیا۔ اس کے بعد وہ بہ تدریج ادیبِ دوم، ادیب اول، عمید کلیۃ اللغۃ، مہتمم، نائب ناظم اور ناظم مقرر کیے گئے۔ اس کے علاوہ ندوۃ العلماء کے تحت چلنے والے دوسرے اداروں میں بھی مرکزی ذمے داریاں ادا کرتے رہے۔ گویا ۱۹۴۹ سے ۲۰۲۳ تک پورے ۷۳ر سال تک انھوں نے ندوۃ العلماء کی خدمت انجام دی۔ اتنی طویل مدت میں بھی ان کے دامن پر کسی طرح کی ناانصافی، غلط رویے اور بدعنوانی کا داغ نہیں پایا گیا۔ آج کے دور میں یہ واقعہ کسی معجزے یا کھلی ہوئی کرامت سے کم نہیں ہے۔ ان تمام ذمے داریوں کو ادا کرتے ہوئے انھوں نے متعلقہ شعبوں کو جو ترقیاں عطا کیں، وہ تحقیق کا مستقل موضوع ہیں۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے چوتھے صدر تھے۔ ''رابع'' کا مطلب بھی چوتھا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے بورڈ کے چوتھے صدر کی حیثیت سے ان کا انتخاب فطری تھا۔ ہندستان کی تاریخ قیادت کا یہ بھی بے مثال واقعہ ہے کہ

بورڈ کے صدر کے طور پر ان کا انتخاب اس طرح ہوا تھا کہ وہ خود بر سر موقع موجود نہیں تھے۔ وہ کسی طرح نہیں چاہتے تھے کہ انھیں مسلمانان ہند کی سب سے بڑی ذمے داری سونپی جائے۔ لیکن مختلف مسلکوں، جماعتوں اور اداروں سے وابستہ اعلیٰ ترین افراد نے ان کے نام پر اتفاق کر کے انھیں انتخاب کی خبر دی اور ان سے عہدہ قبول کرنے پر اصرار کیا۔ اس کے بعد ہر میقات کے لیے وہ بار بار منتخب ہوتے رہے۔ ملت کا یہ متفقہ انتخاب بہت بابرکت ثابت ہوا۔ مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی اب تک کے صدور میں سب سے طویل مدت تک صدر رہے۔ انھوں نے بیس سال تک صدارت فرمائی۔ متعدد گردابوں سے ملت کی کشتی کو بحفاظت نکالا اور متعدد نئے اقدامات کر کے مستقبل کے لیے انتظام کیا۔ حکمت وفراست اور فہم وتدبر سے بھرپور ان کی بیس سالہ قیادت ملت کی تاریخ کا روشن باب ہے۔

عالمی رابطۂ ادب اسلامی

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کو ادب سے فطری مناسبت تھی۔ اس ذیل میں ان کی متعدد تصانیف منظر عام پر آئیں۔ انھوں نے اردو غزل کے اساطین کو عالم عرب میں متعارف بھی کرایا۔ ان کی کتاب ''الغزل الأردی'' کو ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ جب ادب کو بے راہ روی سے بچانے کے لیے عالم اسلام کے ادباء نے عالمی رابطۂ ادب اسلامی کے نام سے ایک اتحاد قائم کیا تو مولانا روزِ اول سے اس کے رکن اور پرزور داعی بن گئے۔ اس ادارے کا صدر دفتر ریاض، سعودی عرب میں ہے۔ اس عالمی ادارے کے پہلے سربراہ مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی تھے۔ ان کی رحلت کے بعد سعودی عرب کی مشہور علمی شخصیت ڈاکٹر عبدالقدوس ابوصالح کو اس کا عالمی صدر اور مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کو برصغیر کا صدر بنا دیا گیا تھا۔ ڈاکٹر ابوصالح کی وفات کے بعد مولانا کو اس ادارے کا عالمی صدر بنایا گیا۔ مولانا کے عہد صدارت میں ادارے نے خوب ترقی کی۔ اس کے سالانہ اجلاس پابندی سے ہوتے رہے۔ نئے نئے موضوعات پر مذاکرے منعقد ہوئے۔ اچھا لٹریچر شائع ہوا۔ ہندستان کے مرکزی دفتر سے سہ ماہی ''کاروانِ ادب'' پابندی سے شائع ہوتا رہا۔ اس مجلّے نے کئی گراں قدر خصوصی شمارے بھی شائع کیے۔

ماہرِ اسلامیات

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کا تعلق حضرت شاہ علم اللہ حسنی اور حضرت سید احمد شہید کے خاندان سے تھا۔ انھیں اپنے عہد کے اعاظم رجال سے ملنے اور ان کی صحبتیں اٹھانے کا شرف حاصل تھا۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی اور محدث جلیل علامہ حیدر حسن خان ٹونکی کو دیکھنے والے وہ آخری فرد تھے۔ اس کے علاوہ انھوں نے مولانا محمد الیاس کاندھلوی، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری، مولانا محمد زکریا کاندھلوی، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، ڈاکٹر اسماعیل راجی فاروقی، علامہ مفتی محمد امین حسینی، شیخ عبدالعزیز بن باز، آیت اللہ روح اللہ خمینی، علامہ شاہ حلیم عطا سلونوی اور دوسرے متعدد مشاہیر امت سے ملاقاتیں کی تھیں۔ لہٰذا اسلامیات پر ان کی نظر بہت گہری اور اسلامیات کے مختلف نظریات سے ان کی واقفیت نہایت وسیع تھی۔ علماء اور عوام

دونوں کے درمیان قرآن کریم کے دروس مدتوں ان کا مشغلہ رہے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو انھوں نے ایک چلتے پھرتے اور زندۂ جاوید نمونے کی حیثیت سے پڑھا اور سمجھا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامیات کی درس و تدریس اور قومی و بین الاقوامی جامعات میں اسلامیات کے لیکچرز کے علاوہ ان کے قلم سے متعدد شاہکار تصانیف سامنے آئیں۔ اس ذیل میں ان کی تصانیف قرآن: انسانی زندگی کا رہبر کامل، رہبرِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم، امت مسلمہ: ایک رہبر اور مثالی امت، نقوشِ سیرت، فقہ اسلامی اور عصر جدید، سمرقند و بخارا کی بازیافت، دو مہینے امریکا میں، ایک عہد ساز شخصیت خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

ماہر تعلیم

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی تعلیم حاصل کرنے کے بعد فوراً درس و تدریس سے وابستہ ہوگئے تھے۔ تدریس میں ان کی مہارت اور علمی استعداد کو دیکھتے ہوئے انھیں بھاولپور یونی ورسٹی کی جانب سے بھی پیش کش ہوئی تھی۔ لیکن انھوں نے ہندستان کے قیام اور یہاں دینی تعلیم کی خدمت کو اونچی کرسی اور بڑی تنخواہ پر ترجیح دی۔ ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کرنے والے تمام تلامذہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ وہ ایک کامیاب مدرس اور ماہر استاد تھے۔ مشکل سے مشکل بات کو آسان الفاظ میں پیش کرنے کا ہنر جانتے تھے۔ باتوں کو مثالوں سے سمجھانا ان کی عادت تھی۔ اسی لیے ان کا درس ہمیشہ طلبہ میں مقبول رہا۔ ان کے وسیع ترین تعلیمی و تدریسی تجربات کی وجہ سے انھیں دارالعلوم ندوۃ العلماء کی متعدد ذمے داریوں کے علاوہ آکسفورڈ اسلامک سینٹر، لندن کا رکن تاسیسی، دارالعلوم دیوبند کا رکن شوریٰ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کو کورٹ ممبر، دینی تعلیمی کونسل کا صدر اور متعدد عالمی و ملکی تعلیمی اداروں کا سرپرست اور رکن بنایا گیا تھا۔ ان سے مستفید ہو کر دنیا بھر میں اپنے علمی نقوش قائم کرنے والے تلامذہ کی فہرست بہت طویل ہے۔

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی نے درس و تدریس اور تعلیمی تجربات عام کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا، بلکہ انھوں نے حسب ضرورت نصابی کتابیں بھی تصنیف فرمائیں۔ ان کتابوں میں منثورات من أدب العرب، جزیرۃ العرب، معلم الإنشاء (حصہ سوم)، الأدب العربی بین عرض ونقد اور الأدب الجاہلی بہت معروف ہیں۔ تعلیم تربیت کے میدان میں ان کی کتاب ''سماج کی تعلیم و تربیت: مغربی تجربات اور اسلامی تصور'' بہت اہمیت کی حامل ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز نے 2015 میں دینی تعلیم کے موضوع پر شاہ ولی اللہ ایوارڈ دینے کا اعلان کیا تو مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کا اسم گرامی ہی سامنے آیا۔ لہٰذا یہ ایوارڈ مولانا کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

صحافت

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کو نوعمری سے ہی صحافت کا ذوق تھا۔ صحافت کے میدان میں بھی انھوں نے تابندہ نقوش چھوڑے ہیں۔ انھوں نے نصف صدی قبل عربی مجلّہ ''الرائد'' جاری کیا۔ اسے آج پوری دنیا میں پڑھا جاتا ہے۔ ندوۃ العلماء کے اپنے دور نظامت میں انھوں نے انگریزی مجلّہ The Fragrance of East اور ہندی مجلّہ ''اچھا ساتھی'' جاری کیا۔ اس کے علاوہ

اپنے بھائی مولانا سید محمد الحسنی کے ساتھ مشہور عربی مجلّہ البعث الإسلامی جاری کرنے میں تعاون دیا اور تاحیات اس کی سرپرستی کر کے اس کے لیے پابندی سے مضامین لکھتے رہے۔ ندوۃ العلماء کے پندرہ روزہ اردو ترجمان ''تعمیر حیات'' کی بھی تاحیات سرپرستی فرمائی اور اس کے لیے بھی مضامین تحریر فرماتے رہے۔ اس ذیل میں ان کی کتاب ''غبارِ کارواں'' خاصے کی چیز ہے۔

عصری آگہی

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کو اللہ تعالیٰ نے زبردست عصری شعور اور زمانے کی نبض شناسی کی دولت عطا فرمائی تھی۔ ان کی یہ فطری صلاحیت ان کے خطبات، مواعظ، انٹرویوز، ملفوظات اور تصانیف میں بہت کھل کر سامنے آتی ہے۔ ساتھ ہی اس فطری استعداد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انھوں نے اپنے متعلقہ اداروں میں جو اہم اقدامات کیے ہیں، وہ بھی ان کی عصری آگہی کا واضح ثبوت ہیں۔ عصری آگہی کے ذیل میں مولانا کی متعدد تصانیف منظر عام پر آئیں اور متعدد زبانوں میں ان کے ترجمے ہوئے۔ ان تصانیف میں عالم اسلام اور سامراجی نظام: امکانات، اندیشے اور مشورے، مسلم سماج: ذمہ داریاں اور تقاضے، حالات حاضرہ اور مسلمان، خصوصی اہمیت رکھتی ہیں۔

اصلاح وارشاد

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی نوجوانی سے ہی ذاتی اصلاح وتزکیے کی طرف مائل تھے۔ اس کی بنیادی وجہ ان کا وہ خاندانی ماحول تھا، جس میں کئی سو سال سے ذکر واذکار، دعا وابتہال اور اصلاح نفس کا معمول چلا آرہا تھا۔ لہٰذا مولانا اپنی نوجوانی میں سب سے پہلے حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری سے بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کرنے لگے۔ مولانا رائے پوری کی رحلت کے بعد وہ حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی سے وابستہ ہوئے۔ ان کی وفات کے بعد وہ اپنے ماموں اور اپنے اصل استاد ومربی مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی سے وابستہ ہوگئے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے انھیں تصوف کے چاروں معروف سلسلوں اور حضرت سید احمد شہید کے مخصوص سلسلے سلسلۂ احمدیہ میں اجازت وخلافت عطا فرمائی۔ ساتھ ہی اپنی زندگی میں ہی طالبین کو مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کے ہاتھ پر بیعت ہونے کا نظام جاری کردیا۔ مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی کے وصال کے بعد مولانا نے مسند ارشاد کو پوری طرح رونق بخشی۔ ہندستان اور بیرون ممالک کے لاتعداد لوگ ان کے دست مبارک پر تائب اور بیعت ہوئے۔ روحانی سلاسل میں مولانا کے خلفاء کی تعداد تقریباً چار درجن ہے، جن میں متعدد مشہور ومعروف شخصیات بھی شامل ہیں۔

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کی مثالی زندگی، شاندار کردار اور وسیع خدمات کو دیکھتے ہوئے انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال ان کی شخصیت اور خدمات پر قومی کانفرنس منعقد کی جائے۔ اس کانفرنس کے لیے ''مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی۔ شخصیت، علمی سرمایہ اور قائدانہ نقوش'' کا مرکزی عنوان طے کیا گیا ہے۔ یہ کانفرنس ۲۵، ۲۶ رنومبر ۲۰۲۳ کو دہلی میں منعقد ہوگی۔ کانفرنس کے ذیلی عناوین یہ ہوں گے:

۱- مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی: عہد، نشوونما اور شخصیت

۲- مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی اور اسلامی علوم

۳- مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی اور تعلیم و تربیت

۴- مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کی صحافتی بصیرت

۵- مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کے قائدانہ نقوش

۶- حالاتِ حاضرہ اور مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کے نظریات

اہم تاریخیں:

خلاصۂ مقالات جمع کرنے کی آخری تاریخ (Inpage، pdf اور doc فائل میں) **۱۵/ اکتوبر ۲۰۲۳**

خلاصۂ مقالات کی منظوری کی اطلاع **۲۰/ اکتوبر ۲۰۲۳**

مکمل مقالہ جمع کرنے کی آخری تاریخ (Inpage، pdf اور doc فائل میں) **۲۰/ نومبر ۲۰۲۳**

خلاصۂ مقالات اپنی ذاتی تفصیلات مع پاسپورٹ سائز تصویر جمع کرنے کے لیے درج ذیل لنک پر کلک کریں:

https://forms.gle/uNZGKSYtLruCq9yeA

کنوینر:

شاہ اجمل فاروق ندوی

انچارج شعبۂ اردو، انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز، نئی دہلی

موبائل: +91-9654058854

استفسار کے لیے رابطہ کریں:

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز

۱۶۲، جوگابائی، مین روڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ ۲۵

فون: 91-11-26981187, 26989253, 26987467

ای میل: ios.newdelhi@gmail.com, info@iosworld.org

ویب سائٹ: www.iosworld.org

❑ ❑ ❑